

ضبط و ترتیب ادارہ الحق

از افادات مفتوحہ الخیر مولانا عبدالحق مدظلہ

مدارس عربیہ کے طلبہ

دوران تعلیم کسی زندگی گزاریں — وقت کے تقاضے اور ذمہ داریاں

۲۴ شوالہ المکرمہ ۱۴۰۲ھ کو دارالحدیث میں نئے تعلیمی سال کے آغاز کے موقع پر محضی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے درس ترمذی شریف کے افتتاح کے بعد طلبہ سے حسب ذیلہ بصیرت افروز خطاب فرمایا جس سے کہ مخاطب تمام دینی ملازمین کے طلبہ اور اہل عام ہیں۔ (ادارہ)

(خطبہ سنوہ اور افتتاح ترمذی شریف کے بعد)

یہ افتتاح مبارک ہو۔ حضور اقدس کا ارشاد ہے کہ جب اللہ حدیث سیکھنے اور دین سمجھنے کے لئے تشریف لائیں تو انہیں مرجأ کہیں۔ تو بھائیو میں بھی آپ سب کی خدمت میں احما غروا کا برکی خدمت میں مرجأ پیش کرتا ہوں۔ طالب علم کی بڑی شان ہے اور عام کا بڑا مقام اور مرتبہ ہے۔ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ایک قوم کسی بیت میں جمع ہو جائے، ما اجتماع قوم فی بیت من بیوت اللہ تبارک و تعالیٰ القرائت الا حققتهم الملائکۃ وغشیتهم الرحمة اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں تو عرش کرسی اور آسمانوں کے فرشتوں کے سامنے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے فرشتو! یہ میرے عباد ہیں۔ میرے اس گھر میں جمع ہوئے ہیں یہ آپ تو کہا کرتے تھے کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفلک الدماء مگر یہ تو دین سیکھنے کے لئے ملک کے مختلف اطراف سے آکر یہاں جمع ہو گئے ہیں اور اس گرمی میں ان تکالیف میں یہ لوگ دین سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔

میرے محترم بزرگو! دنیا کا ایک معمولی سدر اگر کسی کا ذکر اپنی مجلس میں کر دے تو وہ اس پر کتنا فخر کرتا ہے

کہ آج غلام عیسیٰ میں میرا ذکر بادشاہ نے کر دیا تو جب احکام الحاکمین ملک الملک وہ سب فرشتوں کے سامنے ہم جیسے گنہ گاروں (ہمیں بھی سب کو اللہ تعالیٰ ان میں شامل کر دے) کا ذکر فرماتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرح ایک بڑی عزت، بڑا مقام بہت بڑا اور جہان لوگوں کو دینا چاہتے ہیں جو درس قرآن و حدیث اور اللہ کی خاطر اپنے بلا و اداکن کو چھوڑ چکے ہیں۔ تو یہ ایک بڑا مقام ہے۔

میرے بھائی تو ابیں بیماری کی وجہ سے اور گرمی کی وجہ سے کچھ زیادہ عرض نہیں کر سکتا۔ البتہ اتنا عرض کروں گا کہ علم اور اہل علم کی تبلیغ قدر ہے تو یہ قدر اس وقت ہے کہ اس کے ساتھ عمل بھی ہو۔ فرائض اور واجبات تو ہوں گے ہی مستحبات اور سنن بھی صحیح ادا ہوں۔ اور میں آپ سے عرض کروں کہ مثلاً یہ دارالعلوم اس کے مختلف شعبوں پر تقریباً ۱۱ لاکھ کے لگ بھگ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ یہ پیر رقم قوم اس مدرسہ کو دیتی ہے۔ کہ اس میں دین کی کچھ خدمت ہوتی ہے۔ یہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ اگر ہم اور آپ اپنے گروں میں جیسے جائیں تو ہمیں کوئی دو چار دن بھی کھانا نہیں کھلاتے گا۔ ہمارا بھائی کیوں نہ ہو باپ کیوں نہ ہو کیا مسنت کھانا دے دے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ کچے گا کہ جاؤ اپنی محنت مزدوری کر دیکھا تیار خود بیٹھے ہو۔ مگر آپ کو قوم نظر عزت سے دیکھتی ہے۔ تو اس وجہ سے نہیں کہ تم فقرا ہو اور ان کو کھانا بنانے کی اور جگہ نہیں مل رہی۔ بلکہ ان کے اپنے گروں میں ضرورت مند ہوتے ہیں، بھوکے ہوتے ہیں، اس پوس بھوکے پیاسے موجود ہیں۔ مگر ان کا آپ پر سن ملے، ایک گمان ہے کہ یہ باعمل لوگ ہیں، دیہہ سیکھنے والے ہیں، اگر انہیں یقین آجائے کہ یہ لوگ بھی ہماری ہی طرح اہل دنیا ہیں، دنیا کے طلبہ، گارہیں، دنیا کے شوقین ہیں تو اسی وقت ہمیں جواب دے دیں کہ بانیے اپنا کام کیجئے۔

میں آپ سے کیا عرض کروں اسی ہفتہ کا واقعہ ہے جو گذر چکا کہ میں اپنی مسجد میں تھا ایک دو ہمان آئے اور طالب علم ہی انہیں لے کر آئے۔ تو ایک شخص نے کہا کہ میں کچھ رقم مدرسہ کے لئے لایا ہوں مگر اب لانے پر خطا ہوں۔ اور سمجھتا تھا ہوں کہ مسجد میں نماز پڑھنے گیا تو امام نے پڑھی نہیں بلکہ صلی تھی۔ اور قدمیں کے درمیان فاصلہ چار انگلیوں سے زیادہ تھا۔

تو دیکھئے، پڑھنی بالحدیث امامت کے دوران غرض نہیں، واجب نہیں، سنت موکدہ نہیں۔ لیکن فضیلت اور استحباب تو ہے نا۔ اسی طرح نماز میں قیام کے دوران ہمارے حنفیہ حضرات کا مسلک یہ ہے کہ قیام میں بچہ چار انگلیوں کے فاصلہ ہو۔ غیر مقلد حضرات کی رائے ہے کہ اس سے زیادہ مسافت ہو، تو اس ہفتہ کی بات ہے کہ وہ شخص پیشانی پر بل سنے ہوئے آیا۔ اور مجھے بھی گھور گھور کر دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کیسے لوگ ہیں۔ کہ یہ مستحبات کے تارک ہیں۔ تو میں نے اس سے اندازہ لگایا اور آپ بھی لگائیں کہ قوم کا ہمارے اوپر

کتنا اچھا گمان ہے۔ قوم جب یہاں آتی ہے اور دارالعلوم کے ساتھ کچھ مصلحتی کرتی ہے تو اس وجہ سے کہ یہاں تو سب قطب اور غوث بیٹھے ہوں گے۔ یہ سب فرائض و ایجابات تو کیا مستحبات اور سنن کی اشاعت کرنے والے ہوں گے۔ یہ ان کی توقع ہوتی ہے۔ آپ سے اس وجہ سے مدد کرتے ہیں گھر میں اپنے باپ کو اپنے بیٹے کو نہیں دیتے بھائی کو نہیں پڑوسی کو نہیں وطن کے عزیز کو نہیں دیتے اور آپ کو دیتے ہیں یہاں پہنچاتے ہیں تو ان کا کیا خیال ہے اب اگر وہ دارالعلوم میں آجائیں اور یہاں حالت یہ ہو کہ سڑک کے کنارہ پر مسجد ہے تو گاڑیاں اور بسیں توڑک کر یہاں نماز کے لئے جمع ہوں اور جماعت کھڑی ہو اور سبیل پر طلبہ نے قبضہ جما رکھا ہو اور وطن کے لئے دیر سے پہنچنے والے مہمانوں کے لئے جگہ نہ ملے، تو یہ وضع کرنے والے طلبہ جماعت پڑھنے تو آگئے مگر تاخیر سے آئے یا جلدی آئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ پہلے آچکے ہوتے تو تکبیر اولیٰ کو پہنچے ہوتے مسجد بھر چکی ہوتی۔ صف بھر گیا ہوتا تو آئے والے یہاں جو دارالعلوم پر خرچ کرتے ہیں اور اپنے خون پسینہ کو خرچ کرتے ہیں۔

میرے پاس کچھ عرصہ قبل ایک فوجی سپاہی آیا اور مجھے ایک طرف کر کے دارالعلوم کے لئے کچھ دینے لگا شاید سو روپیہ تھا یا اس سے کچھ زیادہ ہو گا۔ دینے پر کسٹھ مارا تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہا۔
لوگوں کا حسن ظن | مولوی صاحب یہ رقم بہت حقیر سی ہے تم غصوں نہیں کرو گے۔ مگر یہ ایک ایسے شخص نے رقم بھیجی ہے کہ اس نے ایک وقت کھانا نہیں کھایا۔ اور اسے بچا کر آپ کے پاس بھیج دیا ہے۔ کہ طالب علموں پر خرچ ہو۔ میں سمجھا کہ وہ شخص یہ صاحب خود ہی تھے۔ اور اس کو بھی راند میں رکھنا چاہتے تھے۔ تو یہ لوگ ہمارے اوپر اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ طلبہ دیں یہ غوث اور یہ قطب اور نیکو کار اور متقی ہوں گے۔ اور جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ کہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اللہ سے علماء ڈرتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اس دور میں اللہ سے ڈرنے والے ہی لوگ ہیں۔

جنید بغدادی تھے غایب نزع کی حالت میں بھی تسبیح ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔ شاگردوں سے اور مریدوں نے کہا کہ حضرت اب تو تسبیح رکھ دیں۔ فرمایا کہ اس تسبیح کی برکت سے تو اس مقام تک پہنچے ہیں مطلب یہ تھا کہ مستحب کی پیروی کرنے سے اللہ نے آج یہ مقام دے دیا۔ تو آج آپ یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ یہ مستحب چھوڑ دیں تو میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ قوم ہم سے عبرت اور نصیحت لیتی ہے۔ اکیلا اکوڑہ نہیں اس پاس بلکہ سارے پاکستان آپ کی مدد کرتا ہے۔ آپ کو غور سے دیکھتا ہے۔

اہل علم کی ضرورت اور مانگ | میرے بھائیو! یہ ایک ایسا وقت آیا ہے ایسا دور آیا ہے کہ علماء کا وجود عیناً بنتا جا رہا ہے۔ رمضان کی تعطیلات میں بے شمار خطوط آ رہے تھے کہ براۓ خدا ہمیں ایسا کوئی مدرس

عالم سے ویجھے۔ کہ جید عالم ہو۔ فنون پر عبور ہو، مہنتی بھی تنخواہ چاہے ہم پیش کر دیں گے۔ مگر ایسے عالم کو ہمارے پاس بھیج دو۔ اور اگر اس کے ساتھ طلبہ بھی ہوں تو اور بھی اس کی قدر کریں گے۔ یہ حکومتیں اچھے فنی استعداد علماء کی تلاش میں ہیں۔ مختلف اسلامی ریاستوں سعودی عرب، کویت، بحرین اور افریقہ میں ایسے افراد کی ضرورت ہے اور ایسے لوگ بھی دارالعلوم کو اچھے جید علماء، حفاظ، قرائت کے لئے جمع کر رہے ہیں۔ رابطہ عالم اسلامی افریقی ملکوں کے لئے اچھے مستعد افراد کو اسلام کی اشاعت اور تعلیم کے لئے طلب کر رہی ہے۔ مگر ان کا یہ بھی مطالبہ ہوتا ہے کہ یہ علماء عربی بول چال، عربی تحریر و تقریر کا بھی استعداد رکھیں مگر ہمارے ہاں افراد کی کتنی کمی ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ ان شاء اللہ صرف پاکستان میں نہیں سارے عالم اسلام میں اور بین الاقوامی طور پر آپ فضلاء اور اچھے علماء کی مانگ بہت بڑھ جائے گی تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ دارالعلوم ہی آپ کا یہ سارا وقت علم میں، عمل میں، عبادت میں خرچ ہو اور آپ کسی راستہ سے گزریں تو لوگ دیکھ کر کہیں کہ سبحان اللہ یہ فرشتے ہیں یا انسان ہیں اور وہ دیکھ کر تعجب کریں کہ یا اللہ ایسے پرفتن و ور ہیں ایسے پاک اخلاق والے ایسے نورانی چہروں والے ایسے باعمل ایسے نماز کی پابندی کرنے والے ایسے ایک دوسرے پر نثار ہونے والے بھی موجود ہیں۔ تو آپ سے یہ عرض کرنا تھا کہ ایک وقت آنے والا ہے جو بہت دور نہیں قریب ہے کہ ہمارے پیچھے پیچھے لوگ بھاگتے پھریں گے۔ منت سماجت کریں گے۔ کہ ہمارے جاکر درس تدریس کرو۔ پانچ پانچ چھ چھ ہزار تنخواہوں کی پیش کش کریں گے کہ ہمارے ہاں دین پڑھاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ و نبوی پوزیشن بھی دے گا۔ تمہاری حیثیت بہت اونچی ہو گی۔ مگر یہ تمہارا وقت ضائع نہ گذرے علم کے ساتھ عمل ہو سارا وقت اسی میں صرف ہو جائے۔

خواجہ امت کے لئے مستحب | یہ لوگ نہیں مانتے کہ تم کہہ دو کہ بابا یہ تو مستحب ہے وہ کہے گا کہ ٹھیک ہے پر بھی غسل لازمی ہے | یہ مستحب ہے مگر یہ مستحب ہے تو خواجہ کو تو مستحب بھی ترک نہیں کرنا چاہئے۔ وہ تو مستحب کی بھی پابندی کریں جیسے حضرت جلیل بغدادیؒ نے فرمایا انہیں کہ ان مستحبات نے توبہ درجہ دیا۔ اب مرتے وقت مستحبات کو کیوں چھوڑ دوں تسبیح کو کیوں ہاتھ سے رکھ دوں۔ تو واجب تو نہیں تھا مگر مستحب کی پیروی ترک نہیں کرنی چاہی۔

غیر تعلیمی جماعتی اور سیاسی | بہر تقدیر میرے بھائیو! اب اندرونی حالات جو مدرسہ کے ہیں ان شاء اللہ مدرسہ سے آپ کی جو بھی خدمت ہو سکے اپنی طاقت کے مطابق کرتی رہے گی۔ اور اس میں ان شاء اللہ کمی نہیں کریں گے۔ مگر تم بھی ہر اسے خدا کو فی ایسی حرکت نہیں کریں گے

جو مدرسہ والوں کے لئے باعث پریشانی ہو۔ مدرسہ والوں کو اس سے پریشانی ہو۔ مثلاً مدرسہ میں کئی کئی پارٹیاں طلبہ کی بن گئیں، کمرہ میں رہنے والے ایک دوسرے کے پیچھے پڑ گئے۔ یہ ضامی یہ فلاں ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی دوسرے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ ایک کی جگہ دو دو جماعتیں ہونے لگیں تو نماز کی جماعت جب ایک نہ رکھ سکے تو وہ آگے قوم میں اتفاق و اتحاد کیسے برپا کر سکتا ہے۔ یہ جھگڑے فساد کرنے لگ جائیں تفرقہ بازی، جھگڑے بازی، دھڑے بازی میں لگ جائیں تو آگے قوم کی اصلاح کیسے کر سکیں گے۔ ایسے لوگ مدرسہ کے لئے اور مجھ ناچیز بیمار اور بوڑھے کے لئے انتہائی ضعف، کمزوری اور تکلیف کے باعث ہوں گے۔ تو میں آپ کی خدمت میں اس وقت تو یہ اپیل کرتا ہوں کہ جتنے نہیں بناؤ گے تفرقے میں نہیں پڑو گے آپس میں پارٹی بازی نہیں کرو گے۔ بس تعلیم اور درس و تدریس میں لگے رہیں۔ بڑے علماء، راسخین اور غلصہ اساتذہ اللہ پاک نے ہمیں دئے ہیں اور جتنے بھی دارالعلوم کے ملازم ہیں سب خادم ہیں ان شاء اللہ ہم سب خدمت کریں گے۔ مگر تم لوگ بھی اللہ کی خاطر ہماری حالت پر رحم کرو گے۔ کہ یہ جماعتیں یہ انجمنیں یہ سیاست بازی یہاں نہیں کرو گے۔ اس کے لئے ہم ہرگز ہرگز تیار نہیں ہیں۔ یہ وفاق المدارس کی بھی ایک طے شدہ پالیسی ہے یہاں بھی وفاق کے جلسے شوریٰ کا سب سے بڑا اجلاس ہوا تھا اور اس میں طے ہوا ہے کہ کسی قسم کی کوئی پارٹی یا تنظیم اور جماعت نہیں ہوگی کسی مدرسہ میں۔ اور اسی رمضان میں بھی مدارس سے اساتذہ کے بارہ میں جتنے بھی خطوط آئے۔ اساتذہ اور طلبہ کو مانگنے کے لئے۔ تو ہر ایک میں یہ بھی لکھا ہوتا کہ اس شرط پر ہمیں اساتذہ چاہئیں۔ کہ جماعتوں اور سیاسی تنظیموں والی بیماری ان میں نہ ہو۔ جتنے بندی اور پارٹی بازی نہ کرے۔ ورنہ ہم ایسے لوگوں کو رکھنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

تو میں آپ سے یہ عرض کروں کہ آپ سب یہاں علم کے لئے آئے ہیں۔ ماں باپ نے تمہیں علم کے حصول کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ آپ سب کا اپنا مدرسہ ہے۔ ہمارا ممکن ہم خدمت کی کوشش کرتے رہیں گے ان شاء اللہ۔ مگر یہ لازمی ہے کہ آپ سب آپس میں متفق رہیں آپس میں جھگڑے نہ ہوں باہمی اختلافات نہ ہوں۔ ایک دوسرے سے قربان ہوتے ہوں ایک دوسرے کے غیبت اور برائی نہ ہوں اور اپنے اساتذہ کا ادب کرو گے۔

ادب | اور یہ یاد رکھیں کہ علم ادب ہی سے آتا ہے۔ استاد کا ادب کرو گے اور خدمت بھی تو علم اللہ تعالیٰ دے دے گا۔ اگر استاد کا ادب اور خدمت نہ ہو تو علم بھی نہ ہوگا۔ پھر دیکھئے یہاں خدمت بھی استاد کی کونسی بڑی کرنی ہے کوئی بھینس نہیں لگائے نہیں کہ چرائی ہے نہ کوئی گھاس استاد کے لئے کاٹ کر لاتا ہے پڑے دھونے نہیں سوائے اس کے کہ استاد کا احترام ملحوظ رکھو۔ ہم دیوبند میں ہوتے تھے تو جس ستر پر

سامنے سے استاد آجاتا تو ہم راستہ چھوڑ کر ایک طرف ہو جاتے کہ کہیں ان کے احترام اور عظمت کے خلاف نہ ہو جاتے۔ ان کی عظمت ادب اور احترام کی وجہ سے راستہ چھوڑ دیتے تو یہ باتیں آپ کو ملحوظ رکھنی چاہئیں۔

منکرات سے اعراض | مستحبات پر عمل، منکرات سے بچنا، بعض لوگ کمروں میں سگریٹ پھونکتے ہیں
یہ بہت غلط بات ہوگی۔ وارھی ایک مشیت سے کم تراشنا بھی فسق ہے۔ وارھی مونڈنا بھی فسق ہے۔ اور
مشیت بھر سے کم تراشنا بھی فسق ہے۔

سنت | دیکھئے یہ سنت کا لیل جیب ہم اپنے اوپر لگاتے ہیں تو خود تو سنت پر عامل ہو جائیں، خود سنت پر عامل نہ ہوں گے اور باہر جا کر پیر ویزہ اور منکر بن حدیث سے کہیں گے کہ سنت حجت ہے۔ اطيعوا اللہ واطيعوا الرسول کہیں گے تو وہ کہے گا مولوی صاحب یہ اپنے چہرے کو دیکھ لو کیا تمہارا یہ چہرہ اور داڑھی سنت پر پوری اترتی ہے کیا یہ اطيعوا الرسول ہے تمہارے چہرے کا سائن بورڈ تو سنت کے خلاف ہے تو ہم دوسروں کو کس طرح سنت پر کاربند رہنے کی بات کر سکیں گے جب خود عمل نہیں ہو گا۔ ان باتوں میں آپ کا نقصان نہیں بلکہ آپ ہی کا فائدہ ہو گا۔ اور ان شاء اللہ علم میں بہت خیر و برکت ہو گی۔ ٹھیک ہے نا؟ ان شاء اللہ آپ سب کو اللہ تعالیٰ ان قواعد شرعیہ پر کاربند رہنے کی توفیق دے گا اور اللہ تعالیٰ دنیا اور عقبی دونوں بہتر کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو علم یا عمل نصیب کر دے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کے لئے صحت عطا فرمائے۔

وَاخْرُجُوا اِنَّا اِلَى الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



فناستان پر روسی جارحیت اور مومنین کی آمیزش

روى البخاري

پہلے منظر و بیانیہ منظر

تذکرہ المصنفین

تاریخ و اشاعت

[illegible]

۴۔ سرحدوں کا پیرو و سبیلان
۵۔ منیب و اعلان دشمنی
۶۔ سابقہ نقطہ رہن افغانستان پاکستان اور ششم

۱۔ حکومت دلائی
۲۔ سوئڈن کے حکمرانی پر
۳۔ ملکی گریجویٹ ایجنسی قائم

افغانستان پر غلامی دینا کے بعد وہی پاکستان کے وطنوں پر شک دے رہا ہے۔
آئیے اب یہاں کے ملحد سادہ دلی دشمنی پر دیکھتے ہیں کہ کبھی ہر حال میں ایک جیٹک
کروہو جو کہ یہ نفاق بڑا سبیل کا ہی انتہا

بلاشبہ اس موضوع پر ایک مستند اور تحقیقی کتاب

جس کیلئے صدقہ ماخذی کو کہہ سکتا ہو گیا۔
 قیمت ۱۲ روپے ۸۰ کلاں طلبہ ملو۔ تبلیغ کے لئے کڑنوں پر ہم نفع دہائیت
 آج ہی طلبہ فرمائیں

مؤثر الضمير والعلوم حقيرة الكثرة في كل ضلع فينا وباكستان